اسلامیات (لازمی)	انٹر (پارٹ-I)	پرچہ I: (انشائیہ طرز)
وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ	2018ء (پہلا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) توحید کے لغوی اور اصطلاحی معنی تحریر کیجیے۔

جواب: توحید کے لغوی معنی ہیں ایک ماننا، یکتا جاننا۔ اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ سب سے برتر و اعلیٰ اور ساری کائنات کی خالق و مالک ہستی کے واحد و یکتا ہونے پر ایمان لانا اور صرف اسی کو عبادت کے لائق سمجھنا۔

(ii) تورات اور انجیل کن انبیاءؑ پر نازل ہوئیں؟

جواب: تورات حضرت موسیٰؑ پر اور انجیل حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

(iii) شرک کی اقسام بیان کیجیے۔

جواب: شرک کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

1- ذات میں شرک
2- صفات میں شرک
3- صفات کے تقاضوں میں شرک

(iv) رسول اور نبی میں کیا فرق ہے؟

جواب: رسول صاحبِ شریعت ہوتا ہے۔ وہ ایک نئی شریعت لے کر آتا ہے۔ نبی نئی شریعت نہیں لاتا، بلکہ پہلے سے موجود اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ نبی رسول نہیں ہوتا، لیکن ہر رسول نبی ہوتا ہے۔

(v) حج کے لغوی اور اصطلاحی معنی تحریر کیجیے۔

جواب: حج کے لغوی معنی ہیں کسی کی زیارت کا ارادہ کرنا، قصد کرنا اور اصطلاح میں خانہ کعبہ کی

زیارت کے لیے جانا اور ذوالحجہ کی نو تاریخ سے بارہ تاریخ تک اللّٰہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق مخصوص عبادت کی ادائیگی کرنا حج کہلاتا ہے۔

(vi) منافق کی علامات تحریر کیجیے۔

جواب: منافق کی تین علامات درج ذیل ہیں:

1- جب بولے تو جھوٹ بولے۔

2- جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

3- جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

(vii) بیوی کے دو فرائض لکھیے۔

جواب: بیوی کے دو فرائض درج ذیل ہیں:

1- شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا 2- شوہر کے مال اور اپنے نفس کی حفاظت کرنا

(viii) نماز کے دو معاشرتی فوائد لکھیے۔

جواب: نماز کے دو معاشرتی فوائد درج ذیل ہیں:

1- باجماعت نماز ادا کرنے سے معاشرے میں مساوات قائم ہوتی ہے۔

2- باجماعت نماز ادا کرنے سے ایک دوسرے کے احوال کی خبر رہتی ہے۔

(ix) دہشت گردی کے دو اسباب لکھیے۔

جواب: دہشت گردی کے دو اسباب درج ذیل ہیں:

1- تعلیم کا کم ہونا (شرح ناخواندگی کا بڑھنا)۔

2- بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے روزگاری۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) قبیلہ دَوس کے بارے میں نبی ﷺ نے کیا دعا فرمائی تھی؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے قبیلہ دَوس کے لیے دعا فرمائی:

"اے اللہ! قبیلہ دَوس کو ہدایت دے اور ان کو دائرہ اسلام میں لا۔"

(ii) بچوں پر رحمت کے حوالے سے اُسوۂ نبوی ﷺ تحریر کیجیے۔

جواب: نبی کریم ﷺ بچوں پر نہایت شفیق اور مہربان تھے۔ آپ ﷺ بچوں کو سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کرتے۔ بچوں کو سواری پر اپنے ساتھ بٹھا لیتے۔ نیا پھل آتا تو محفل میں موجود سب سے چھوٹے بچے کو پہلے دیتے۔ ایک روز آپ ﷺ حضرت حسنؓ کو پیار کر رہے تھے۔ اقرع بن حابس، جو آپ ﷺ کے پاس موجود تھے؛ کہنے لگے: میرے دس لڑکے ہیں میں نے کبھی کسی کو یوں پیار نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

(iii) عفو و درگزر کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی زندگی سے کوئی واقعہ تحریر کیجیے۔

جواب: جب آپ ﷺ نے اہلِ طائف کو اسلام کی تبلیغ کی تو انھوں نے لبیک کہنے کی بجائے آوارہ اور اوباش لڑکے آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیے۔ انھوں نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے، جس سے آپ ﷺ کا جسم مبارک لہولہان ہو گیا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے جوتے خون سے بھر گئے۔ اس موقع پر جبریل امینؑ تشریف لائے اور انھوں نے عرض کیا: اگر آپ ﷺ حکم دیں تو طائف کے دونوں جانب کے پہاڑوں کو ملا دوں۔ تا کہ سرکش لوگ نیست و نابود ہو جائیں مگر حضور ﷺ نے نہ صرف یہ کہ انھیں معاف فرمایا، بلکہ ان کے حق میں دعا فرمائی: اے اللہ! ان کو ہدایت عطا فرما۔

(iv) ذکر کی اقسام تحریر کیجیے۔

جواب: ذکر کی درجِ ذیل تین اقسام ہیں:

(i) قلبی ذکر:

قلبی ذکر سے مراد ایسا ذکر ہے جس کے الفاظ زبان پر ادا نہ ہوں، لیکن آدمی اپنے دل میں

ہر وقت اللہ کو یاد رکھے۔

(ii) لسانی ذکر:

یہ ذکر زبان کے ذریعے ہوتا ہے، خواہ اونچی آواز سے ہو یا دھیمی آواز سے۔ قرآن کی تلاوت، دُعا مانگنا، تسبیح کرنا وغیرہ لسانی ذکر کی مختلف صورتیں ہیں۔

(iii) عملی ذکر:

اس سے مراد اپنے عمل کے ذریعے اللہ کو یاد کرنا ہے۔ جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ۔

(v) کس صحابیؓ نے تدوینِ قرآن کا ابتدائی حکم دیا تھا؟

جواب: تدوینِ قرآن کا ابتدائی حکم صحابیِ رسول ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دیا تھا۔

(vi) حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث سے مراد نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال اور تقاریر ہیں۔

(vii) قرآن کے کوئی سے چار اسما تحریر کیجیے۔

جواب: قرآنِ مجید کے چار اسما درجِ ذیل ہیں:

1- الکتاب 2- الفرقان

3- شفاء 4- نور

(viii) آیت کا ترجمہ کیجیے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

جواب: ترجمہ: بے شک تمھاری رہنمائی کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے"۔

(ix) حدیث کا ترجمہ کیجیے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

جواب: ترجمہ: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔

(حصہ دوم)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں سے صرف دو (2) کے جوابات لکھیے۔

سوال :4۔ رسالتِ محمدی ﷺ کی خصوصیات تفصیل سے تحریر کیجیے۔ (8)

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2015ء (دوسرا گروپ)' سوال نمبر 4۔

سوال :5۔ عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات تحریر کیجیے۔ (8)

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (پہلا گروپ)' سوال نمبر 4۔

سوال :6۔ قرآنِ مجید کی ترتیب اور جمع وتدوین پر نوٹ لکھیے۔ (8)

جواب: جمع وتدوینِ قرآن کے ادوار درج ذیل ہیں:

عہدِ رسالت ﷺ:

جب بھی کوئی سورت یا آیت نازل ہوتی تو آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے سامنے اس کی تلاوت کرتے اور وہ اس کو زبانی یاد کر لیتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کاتبینِ وحی کو لکھوا دیتے تھے۔ اس طرح آپ ﷺ کے زمانے میں قرآنِ مجید تحریری صورت میں مختلف لوگوں کے پاس موجود تھا۔ یہ تحریر پتھر کی سلوں' کھجور کے پتوں' لکڑی اور چمڑے پر ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ رمضان المبارک میں سارا قرآن صحابہؓ کو سنایا تھا۔ آپ ﷺ کے زمانے میں خلفائے راشدینؓ کے علاوہ زید بن ثابتؓ' اُبی بن کعبؓ' عبداللہ بن مسعودؓ مشہور حفاظِ قرآن تھے۔ کثرتِ حفاظ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بئرِ معونہ کے واقعہ میں ستر (70) حفاظ شہید ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ ہر سال رمضان کے مہینے میں حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے۔ حیاتِ مبارکہ کے آخری رمضان میں یہ دور دو دفعہ کیا گیا۔ گویا جب آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت قرآن کتابت کے لحاظ سے بھی محفوظ ہو چکا تھا اور حفظ کے اعتبار سے بھی۔

عہدِ ابی بکرؓ:

حضرت ابو بکرؓ کے دور میں ہونے والی جنگ یمامہ میں سات سو حفاظ شہید ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ضیاعِ قرآن کے خطرے کے پیشِ نظر قرآن کو کتابی صورت میں محفوظ کرنے کی تجویز حضرت ابو بکرؓ کو پیش کی۔ حضرت ابو بکرؓ نے پہلے تو اس بنا پر انکار کر دیا کہ جو کام نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے نہیں کیا، میں کیوں کروں، لیکن حضرت عمرؓ نے اصرار جاری رکھا۔ حتیٰ کہ حضرت ابو بکرؓ کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے کھول دیا۔ انھوں نے حضرت زید بن ثابت انصاریؓ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دی۔ حضرت زیدؓ نے منادی کے ذریعے صحابہ کرامؓ کے پاس محفوظ تحریری قرآن جمع کیا اور پھر تحریر اور حفظ کا تقابل کر کے احتیاط کے ساتھ قرآن کا نسخہ مرتب کیا۔ یہ نسخہ حضرت ابو بکرؓ کی تحویل میں رہا، بعد میں یہ مصحف حضرت عمرؓ کی تحویل میں رہا۔ انھوں نے یہ نسخہ حضرت حفصہؓ کے سپرد کر دیا۔

عہدِ عثمانیؓ میں جمعِ قرآن:

عہدِ عثمانی میں اسلام چالیس لاکھ مربع میل تک پھیل چکا تھا۔ جس کے نتیجے میں بے شمار قوموں کے لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ ان کی قرأتوں میں اختلاف تھا۔ چنانچہ آپؓ کی فوج میں بعض قرآنی الفاظ کے تلفظ پر اختلاف ہوا۔ یہ صورتحال دیکھ کر 25ھ میں حضرت حذیفہؓ بن یمان آرمینیا سے مکہ حج کے لیے گئے تو انھوں نے حضرت عثمانؓ سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! قبل اس کے کہ یہ اُمت اللہ کی کتاب کے بارے میں یہود و نصاریٰ کی طرح اختلاف کا شکار ہو، آپؓ اس کا علاج کیجیے۔ اس کام کے لیے حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ، حضرت سعید بن العاصؓ اور حضرت عبد الرحمٰن بن حارثؓ پر مشتمل کمیٹی بنائی، جس کے سربراہ حضرت زید بن ثابتؓ تھے۔ انھوں نے قریش کی قرأت پر سات نسخے تیار کر کے تمام صوبوں میں بھیج دیے اور ایک نسخہ مدینہ منورہ میں رکھ لیا۔ باقی تمام قرأتوں کے نسخے ضائع کر دیے گئے۔ حضرت عثمانؓ کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انھوں نے اُمت کو ایک قرأت پر جمع کر دیا۔